© rasailojaraid.com

شذرات

سندھ کے بڑے ادیب، اسلامیات کا وسیع مطالعہ اور معلومات رکھنے والے مقرر اور خطیب مولانا غلام محمد گرامی کی ناگہانی رحلت اور موت کی خبر الولی کے صفحات میں پہلے آچکی ہے۔ مرحوم کی ساری زندگی ادبی، علمی اور تاریخی تحریر اور تقریر میں گزری۔ آپ نے ابتدائی تعلیم دادو ضلع کے علمی شہر میہڑ میں پائی۔ خلافت تحریک کے خصوصی لیڈر اور بزرگ الحاج سید علی اکبر شاہ مرحوم کے زیر سایہ تکمیل کی اور پھر حیدرآباد سندھ میں جامعہ عربیہ کے استاد مقرر ہوئے، جہاں ہونہار نسل کو اسلامیات پڑھاتے رہے۔ اس طرح مرحوم کے شاگردوں کا وسیع حلقہ ہے۔ قدرت نے آپ کو غیر معمولی دماغ اور دل عنایت کیا تھا۔ کسی بھی تاریخی مذہبی مسئلہ، علم کلام ہو یا تصوف میں جب گفتگو کرتے تھے تو سننے والوں کو محو حیرت بنا دیتے تھے۔ کچھ سال سندھی اساتذہ کے تربیتی مرکز ٹریننگ کالج میں بھی استاد رہے، جہاں اساتذہ کو اسلام اور سندھی ادب پر لیکچر دیتے رہے۔ سندھی ادبی بورڈ جو کہ سندھ کا بڑا علمی اور تصنیفی ادارہ ہے اور عالمی شہرت رکھتا ہے۔ اس کا ایک علمی مجلہ مہران سہ ماہی نکلتا تھا۔ مرحوم مولانا گرامی کو اس کا مدیر بنایا گیا تھا۔ دیکھتے دیکھتے یہ رسالہ بڑا علمی اور تاریخی ثابت ہوا اور مرحوم کی تربیت سے اس علاقے میں کئی نئے ادیب پیدا ہوئے۔ آگے چل کر جو انھوں نے بڑی شہرت حاصل کی یہ سب مولانا گرامی کی تربیت کا اثر تھا۔ مرحوم سالہا سال سہ ماہی "مہران" کے مدیر رہے۔ یہ رسالہ ایک ضخیم کتاب کی حیثیت رکھتا تھا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دیکھا یہ گیا ہے کہ اس قسم کے مخلص ادیب اور عالم قلندروں کی سی زندگی گزارتے رہے ہیں۔ مولانا گرامی کی بھی یہی کیفیت تھی۔ سادہ لباس، سادہ کھانا، سادہ مکان میں رہنا ان کا وطیرہ تھا۔ مرحوم سے میرے تعلقات بہت پرانے تھے اور چالیس سال سے تعارف اور محبت کا رشتہ تھا۔ میں جب کراچی سے حیدرآباد آیا تو ملاقاتوں کا سلسلہ وسیع ہوتا گیا۔ مرحوم باغ و بہار طبیعت کے مالک تھے۔ ان کی مجلس میں کتنا ہی غم زدہ آدمی جاتا تو وہ غم بھول جاتا۔ گرامی مرحوم عبیداللہ صاحب سندھی کے بڑے عقیدت مند اور مداح رہتے تھے۔ اس عقیدت مندی کی بنا پر انھوں نے حضرت مولانا عبیداللہ سندھی اور ولی اللّٰہی تحریک پر ایک ضخیم کتاب بھی لکھی تھی جو طبع میں نہ آسکی۔ اور عملی طور پر بھی وہ مذہب اور سیاست میں مولانا سندھی کی طرح ترقی پسند ادیب تھے اور انقلابی فکر و عمل کے حامی تھے۔ یہ صحیح ہے کہ ایک عالم اور ادیب کی موت پوری دنیا کی موت ہوتی ہے۔ گرامی مرحوم کی جدائی سے سندھ کے علمی اور ادبی حلقوں میں جو خلا پیدا ہوا ہے مستقبل قریب میں اس کے پر ہونے کے امکانات کم نظر آتے ہیں۔ آج پرانی اقدار کا فقدان نظر آرہا ہے، نئی پود جنم لے رہی ہے جن میں مشرقیت کم اور مغربیت کی بھرپور نقالی نظر آتی ہے۔ خدا رحم فرمائے۔

سندھی ادبی بورڈ نے مولانا گرامی مرحوم کی مجلہ سہ ماہی مہران کی ادبی اور علمی خدمتوں کی قدر کرتے ہوئے مرحوم کی بیوہ اور بچوں کے لیے دس ہزار رقم کے عطیہ دینے کا اعلان کیا ہے اور مرحوم کی تعزیت اور یاد میں مرحوم کے مزار پر ایک بڑا تعزیتی جلسہ بھی ہوا، جس میں سندھ کے نامور ادباء اور علماء شریک ہوئے اور گرامی مرحوم کے کردار اور علمی و ادبی زندگی پر روشنی ڈالی۔ سندھ کے نامور ادیب اور شاعر، نولکھی درگاہ ہالا کے سجادہ نشین مخدوم محمد زمان صاحب طالب المولیٰ کے صاحبزادے مخدوم خلیق الزمان صاحب نے اس جلسے کی صدارت کی تھی۔ شاہ ولی اللہ اکیڈمی اور ادارہ "الولی" کی طرف سے بھی ایک اجتماع ہوا جس میں مرحوم کو ایصالِ ثواب کے ساتھ ساتھ ان کے علمی اور ادبی کارناموں بھی روشنی ڈالی گئی۔ ہم اپنے ادارے کی طرف سے مرحوم کے لواحقین کے ساتھ غم اور

© rasailojaraid.com